مفتاح المقطّعات

حمٓعٓسٓقٓ نٓ

المٓصٓ حمٓ

یسٓ کھیعصٓ

قٓ صٓ

الٓمٓ

از

ڈاکٹر میرزا اختیار حسین کیف نیازی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	مِفتاح المُقطعات
مولف	ڈاکٹر میرزا اختیار حسین کیفؔ نیازی
کمپوزنگ	احمد گرافکس، کراچی
طباعت	ویلکم بک پورٹ، اردو بازار، کراچی
سرِ ورق	جمیل الدین قریشی
ہدیہ	Rs 220/-
تعداد	۵۰۰ (پانچ سو)
بار اول	۱۹۹۳ء
بار دوم	۲۰۰۹ء
ویب سائٹ	www.agharang.org
ای میل	info@agharang.org

ملنے کا پتہ

(۱) ویلکم بک پورٹ، اردو بازار، کراچی

(۲) مکتبۂ رضویہ، گاڑی کھاتہ، ایم اے جناح روڈ، کراچی

(۳) نظامی کتب خانہ، بابا صاحبؒ بازار، پاک پتن، پنجاب

فہرست

کچھ دوسرے ایڈیشن کے بارے میں ۵
پیش لفظ (طباعت اول) ۸
مقدمہ (الف) تاویل ۱۲
چند عارفانہ تاویلات وتشریحات ۱۷
حضرت شیخ اکبرؒ کی تاویلات کے چند نمونے ۲۰
مقدمہ (ب) تفسیر ۳۵
مقدمہ (ج) متشابہات ۴۳
حروفِ مقطّعات کی تاویلات ۵۳
حروفِ مقطّعات کی تفصیل ۔ چند خصوصیات ۵۸
توحید ۶۲
خلاصۂ تعلیماتِ حضرت شیخ اکبرؒ (فصِ آدمی) ۶۷
تنزیہہ اور تشبیہ ۷۱
اسماء وصفات ۷۳
ظہورِ عالم ۔ کُن کی حقیقت ۷۶
مراتبِ ظہور ۸۰
برزخ ۸۶
حضورؐ کی بشریت ۹۱
دائرہ ۱۰۱
الٓمٓ ۱۰۵
الٓرٰ ۱۱۱

الٓمّٓرا ۱۱۵
الٓمّٓصٓ ۱۱۷
حٰمٓ ۱۲۲
حٰمٓ عٓسٓقٓ ۱۳۰
قٓ ۱۳۴
صٓ ۱۴۲
نٓ ۱۴۸
طٰہٰ ۱۵۳
یٰسٓ ۱۵۶
طٰہٰ و یٰسٓ ۱۶۱
طٰسٓمٓ ۱۶۳
طٰسٓ ۱۶۶
کٓھٰیٰعٓصٓ ۱۶۸
مکرّر ۱۷۳
خلاصہ ۱۷۵
وحدت الوجود کے اثبات میں چند حوالے ۱۷۷
تالیفات ڈاکٹر میرزا اختیار حسین المتخلص بہ کیفؔ نیازی ۱۸۳

بِسم اللہ الرّحمٰن الرَّحِیم

کچھ دوسرے ایڈیشن کے بارے میں

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۹۳ء میں شائع ہوا تھا۔ اس وقت بھی مجھے امید بلکہ یقین تھا کہ موضوع کی وجہ سے شاید یہ کتاب زیادہ پذیرائی نہ حاصل کر سکے۔ اس قسم کے علمی اور ''خشک'' مضامین پڑھنے والوں کی تعداد ہمیشہ کم ہوتی ہے پھر بھی یہ کتاب چند سال قبل ختم ہو چکی تھی اور بعض دینی طبقوں کی طرف سے تقاضا تھا کہ اسے دوبارہ طبع کرایا جائے۔ قارئین کرام جانتے ہیں کہ کسی کتاب کی طباعت اور اشاعت آسان نہیں جبکہ کسی قسم کی مالی منفعت اس سے متوقع نہ ہو۔ ویسے اللہ کا شکر ہے کہ میں نے کوئی بھی کتاب تجارتی بنیاد پر نہیں لکھی۔ ۱۲۔ ۱۳ کتابیں میں تحریر کر چکا ہوں جس میں ایک شعری مجموعہ بھی شامل ہے لیکن سب کا مقصد محض اپنی آواز دوسروں تک پہنچانا رہا ہے۔ بحمد اللہ میں اس میں کامیاب رہا۔ کئی کتابوں کے دوسرے ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں بلکہ بعض کے تیسرے ایڈیشن کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اس نوع کے عنوانات کی اتنی ہی پذیرائی میرے خیال سے کافی ہمّت افزا ہے۔ وہ قارئین کرام جنھوں نے میری کتابیں پڑھنے کی زحمت گوارا فرمائی ہے اچھی طرح جانتے ہیں کہ میرا امیدان تحریر تصوف رہا ہے۔ جس کی جھلکیاں جگہ جگہ بلکہ ہر جگہ نظر آئیں گی۔ خود تصوف کے بارے میں عالم اسلام میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ لیکن حالیہ زمانہ میں میں نے محسوس کیا لوگوں کا رجحان اس طرف کچھ بڑھ گیا ہے۔ اس کی وجہ غالبًا تصوف کی وسیع النظری، صلاح باطنی پر زیادہ توجہ اور انسانیت نوازی ہے حالانکہ بذاتِ خود اسلام کا درس یہی ہے لیکن بعض سخت گیر اور تنگ نظر علما نے اسلام کو بہت محدود اور تنگ دائرہ کے اندر بند کر دیا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ تصوف کو اسلام سے الگ کوئی چیز قرار دیا گیا بلکہ اس کا رشتہ ہندو ویدانت اور یونانی فلسفہ سے جوڑ دیا گیا۔ اس بحث میں پڑنے کا

یہ محل نہیں۔ اس عنوان پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تصوف جمال وکمال دین ہے جس کو عرف عام میں طریقت کہا جاتا ہے۔ شریعت بنیادِ دین ہے۔ اس سے علیحدہ کر کے طریقت کو دیکھنا زندقہ اور گمراہی ہے۔ یہ غلط فہمی اس وجہ سے اور بڑھ جاتی ہے کہ شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کو مختلف خانوں میں بانٹ دیا گیا ہے اور سب نام الگ الگ رکھ لئے گئے ہیں۔ اس سے گمان ہوتا ہے کہ یہ سب مختلف چیزیں ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ ایک ہی کتاب کے یہ سب مختلف ابواب (chapters) ہیں۔ جیسے باب الفقہ، باب الحدیث، باب التفسیر وغیرہ۔ اسی طرح باب التصوف بھی اسی کتاب کا حصہ ہے اور وہ کتاب ہے ''شریعتِ مطہرہ''۔ شریعتِ مطہرہ کہہ دینے سے یہ سب ابواب (Chapters) اس میں شامل سمجھے جاتے ہیں۔ عرف عام میں جسے شریعت کہا جاتا ہے اس سے مراد شریعت عرفی ہوتی ہے۔

شریعت کے باطن کا نام طریقت ہے۔ دریا کی سطح کو دیکھ کر مطمئن ہو جانا کہ یہی اصل دریا ہے اور اس کے اندر کے صدف و مروارید کو نظر انداز کرنا یا مغز کو چھوڑ کر صرف چھلکوں پر قناعت کرنا دانشمندی نہیں۔ یہی دریا کی تہہ کے اندر کی دولت کو دیکھنا اور چھلکوں کے اندر مغز کو دیکھنا تصوف کی بنیاد ہے اور اسے اسلام سے ہرگز کوئی الگ چیز نہیں سمجھا جا سکتا۔

اس کتاب کے متعلق پہلے ایڈیشن میں بھی عرض کر چکا ہوں کہ حروف مقطعات کا موضوع بہت پیچیدہ ہے۔ ان کی تشریح محض ایسی تاویلات ہیں جن کا انحصار محض شارح کی صوابدید ہے لیکن اس صوابدید کی بنیاد دینی بصیرت اور علمی فراست و آگہی ہے نہ کہ دیوانے کی بڑ۔ کوئی قطعی نص یا واضح دلیل نہیں جو فیصلہ کن ہو۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ میں حروف مقطعات کی توضیحات اور تشریحات لکھنے کا اہل نہیں ہوں۔ جبکہ تقریباً تمام علمائے دین نے اس حوالے سے اپنی معذوری کا اظہار کیا ہے بلکہ اس نوع کی تاویلات کو بدعت قرار دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بعض صوفیائے کرام نے اس جرأت رندانہ کا مظاہرہ کیا

ہے اور غالباً اس کی بنیاد سیدنا امام حسینؓ کا اس حوالے سے اقدام تھا جو آپؓ نے اپنی کتاب ''مرأت العارفین'' میں الٓمٓ کی تاویل لکھ کر کیا تھا۔ ''مرأت العارفین'' سیدنا امام حسینؓ سے منسوب ضرور ہے لیکن کہا یہ جاتا ہے کہ یہ انتساب غلط طور سے مشہور ہو گیا ہے اور یہ کتاب آپؓ کی تحریر کردہ نہیں ہے۔ تاہم متعدد صوفیائے کرام نے اس کے حوالے دیئے ہیں۔ ذاتی طور پر میں نے کبھی اس کی تحقیق کی طرف توجہ نہیں کی۔ تقلیداً میں نے بھی اس سے استفادہ کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے ایڈیشن میں بھی اعتراف کیا تھا کہ ان تاویلات میں میرے قلم کو بہت کم دخل ہے بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ میری کاوش صرف اس حد تک ہے کہ میں نے بزرگانِ دین کے اقوال کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے بالکل اس باغبان کی طرح جو پھولوں کو ترتیب دے کر ایک گلدستہ بنا دیتا ہے۔

گزشتہ ایڈیشن کے اخراجات مشترکہ طور پر محمد علیم اللہ مرحوم اور ممبئی کے ''گھی والے'' خاندان نے برداشت کیے تھے۔ محمد علیم اللہ اب انتقال فرما چکے ہیں۔ اللہ ان کی مغفرت کرے۔ موجودہ ایڈیشن کا بار محمد فہیم اختیاری اور محمد فاروق اختیاری نے اپنے سر لیا ہے۔ کمپوزنگ کے صبر آزما مراحل حسب دستور محمد رفیق اللہ عرف رضی سلّمہٗ نے طے کیے ہیں۔ جن کی مساعیِ جمیلہ کے بغیر میری کتابیں اشاعت پذیر ہونا مشکل تھا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دین و دنیا میں سرخ رو رکھے اور مراتب بلند کرے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ مؤلف کو دعائے خیر میں یاد رکھیں۔

خاکپائے فقرائے کرام

ڈاکٹر میرزا اختیار حسین کیفؔ نیازی غفرلہ